خونی کانپور

عرف

بہادر عورت



مصنف جناب محمد ابراہیم صاحب ابرار دہلوی از رسالت سلی محلہ بمبئی نمبر (۸)

(... مطبوعہ رحیمی پریس ... پائیدھونی گلی ... بمبئی ... خدا بخش)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کانپور کا خونی اسٹیج اور قدرتی ڈرامہ

سنہ ۱۹۲۶ء کا زمانہ ہے مارچ کا مہینہ شروع ہے۔ دریائے گنگا کے کنارے پر چھوٹا سا شہر آباد ہے زیادہ تر اس میں ہندو بستی کا بہت ہے روپیہ میں ۱۲ آنہ بھی نظر نہیں آئے اور ان لوگوں کے مندر بھی کثرت سے ہیں۔ کانپور شہر میں انگریزی عملداری ہے۔ مگر ہنود کی کثرت سے انہیں کا راج معلوم ہوتا ہے۔ باوجود انکی زیادتی کے آج تک کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا تھا دونوں قومیں ملکر گذران کرتی تھیں۔ مگر چرخ کج رفتار نے ایک دم آنکھیں بدل لیں۔ ساتھ ساتھ زمانہ بھی پلٹ گیا۔ دنیا برباد کر ڈالا۔ ہاں چند مسلمان جو اس شہر میں آباد تھے فلک نے ان کو بھی چین نہ لینے دیا۔ آخر کار مرد عورتوں معصوم شیر خوار بچوں کی آہوں نے عرش عظیم سے ٹکر کھائی تو دریائے رحمت جوش میں آیا تو ایک معصوم ۱۵ سالہ لڑکی (مسلمان) کے جسم میں وہ قوت پیدا کر دی جسکی تعریف سے ہمارا قلم قاصر ہے۔ اب یہاں سے ہمارا مختصر قصہ شروع ہوتا ہے۔

کانپور کی ایک مشہور ہندو بستی میں صرف ایک مکان مسلمان کا تھا۔ مگر [illegible] خاندان کے تھے [illegible] شخص چار نوجوان لڑکے ایک بیوی دو لڑکیاں ایک کی عمر [illegible] کی تھی اور دوسری کی عمر ۱۵ سال کی تھی حسین اور خوبصورتی میں یکتا تھی زمانہ [illegible] یہ کہ پروردگار عالم نے بہادری کا جوہر عطا کیا۔ اسکے والد نے اسکو تلوار [illegible] علی وغیرہ کے ہاتھ سکھا دئے تھے۔ بچپن ہی سے اسکا مزاج بہادرانہ [illegible] ہوا تھا۔ دل دہلنا شروع ہو گیا ہے تھوڑی دیر میں چار بجے چاہتے ہیں کہ شہر میں ایک دم سے کچھ شور و غل کی آواز کانوں میں آئی ہیں مرد لوگ اپنے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے اس لڑکی کا باپ اور بھائی وغیرہ بھی سب بازار میں گئے کسی کو کچھ گمان بھی نہ تھا کہ ہندو مسلمانوں میں جنگ ہو رہی ہے۔ گھر میں

بے چین ہیں کہ نہ معلوم یہ شور و غل کیسا ہو رہا ہے تھوڑا عرصہ گذرا ہوگا کہ اچانک ۱۰ یا پندرہ آدمی جن کے جسم پر لنگوٹے کسے ہوئے اور تمام برہنہ اور ہر ایک کے ہاتھ میں چھ چھ فیٹ کی لاٹھیاں تھیں اس بستی میں آئے جس میں یہ مسلم خاندان آباد تھا اب یہاں پر ہم اس لڑکی کا نام بتانا چاہتے ہیں جو اس گھر کا چراغ ہے جس کی جگنی کی راتیں بڑی امنگوں کے ساتھ کٹی ہوں گی جسکا نام بی بی جمیلہ ہے اسکی بڑھیا ماں بے چین ہے کبھی باہر جاتی ہے کبھی اندر آتی ہے۔ اسوقت دروازہ میں کھڑی بیتابی کے ساتھ اپنے شوہر اور اپنے پیارے بیٹوں کا انتظار کر رہی تھی کہ اچانک وہی ۱۲ یا ۱۵ آدمی جنکو حرص کا شکار یا دنیا کے لالچی کتے کہنا چاہیے اندر گھس آئے اور اس عورت کو جو جمیلہ کی ماں ہے اپنی بزدلی کی لاٹھیوں سے زخمی کر کے درجہ شہادت کو پہونچادیا یہ خوفناک منظر دیکھکر اس لڑکی نے جسکا نام جمیلہ ہے اندر سے نعرۂ تکبیر زور کے ساتھ لگایا جسکی ہیبت سے وہ لعین کانپ گئے۔ ایک بھیڑیا آگے چلا اور اس لڑکی کو بھی اپنی لاٹھی کا نشانہ بنانا چاہا۔

جمیلہ:۔ خبردار او نامرد بزدلو اسطرف ہاتھ نہ بڑھانا۔ لاؤ پہلے میں اس لاٹھی کو اپنی تلوار سے کاٹوں جسنے میری معصوم ماں کا خون پیا ہے۔

(ایک بدمعاش) ہم تجھکو مارنا نہیں چاہتے تو بڑی خوبصورت ہے اسلئے شدھی ہو جا اور عیش کی زندگی بسر کر۔ ورنہ سمجھتی ہے اسوقت تو اکیلی ہے صرف ایک لاٹھی کافی ہے۔

جمیلہ:۔ مقابل آ سبق دوں کلمۂ توحید کا۔ نظر آئے تجھے جلوہ خدا کی دید کا

بدمعاش:۔ چپ شیطان۔ لو اب آ دھر باہ کو بھی مار دیا۔

جمیلہ اب کیا کہتی ہے۔ اگر تو ہمارے ساتھ چلے تو اپنے بھائی کو بھی لیلے۔ ورنہ تجھسے پہلے تیری آنکھوں کے سامنے مارا جائیگا۔

جمیلہ:۔ کیا کروں اپنے بھائی کی جان بچاؤں یا تمھارے ساتھ مشرک بن جاؤں۔ بدمعاش ضرور ایک بات کرنی پڑے گی

بدمعاش :۔ اگر عید سے پہلے اپنے بھائی کی قربانی کو تیار ہے تو تجھ کو چھوڑ دیا جائے گا۔

جمیلہ :۔ لو میرا باپ آگیا (سب کا ادھر اُدھر دیکھنا اور جمیلہ کا کھونٹی سے تلوار اُتارنا) جمیلہ ایک بدمعاش کے تلوار مارتی ہے وہ لکڑی پر روکتا ہے۔ تلوار لکڑی کو کاٹتی ہوئی اُس کے شانہ پر لگتی ہے آخر کو داخل جہنم ہوتا ہے۔ یہ حال دیکھ سب بدمعاش اس لہو کی شیرنی سے مقابلہ کرتے ہیں۔ ایک بدمعاش اس کے چھوٹے بھائی نواب کو لاٹھی سے زخمی کر کے مار ڈالتا ہے۔ یہ منظر دیکھ کر معصوم جمیلہ کی تلوار بجلی کی طرح چمکتی ہے اور آن کی آن میں اس چہار دیواری کے اندر خون کا نالہ بہتا ہوا نظر آتا ہے خود بھی زخموں سے چور ہے۔ مگر تلوار ہاتھ سے نہیں چھوٹتی آخر کار اس معصوم کی نعرہ تکبیر پھر گونجی اور ظالم بدکیشوں نے اپنے کیے کی سزا پائی۔ اور بہادر عورت کی تلوار سے ۱۴ پہلوان تہ خاک ہلے مگر ایک بھی بچ کر نہ جا سکا۔ بہت پھرتی سے ان سب بدمعاشوں کو داخل جہنم کر کے اپنی ماں کی لاش پر جاتی ہے۔ بھائی کو دیکھتی ہے معصوم کا بھیجہ لاٹھی کی ضرب سے نکلا پڑا ہے۔ غرض دونوں لاشوں کو لیکر ایک کمرے میں پوشیدہ کرتی ہے اور مردانہ لباس پہنکر اپنی تلوار کپڑوں میں پوشیدہ کر کے باپ کی تلاش میں نکل جاتی ہے۔ رستہ میں ایک مسجد میں کیا منظر دیکھتی ہے۔ بہت سے ہندو لوگ گھیرے ہوئے ہیں اور سب کی ہاتھوں میں لاٹھیاں ہیں اور بڑی بیدردی سے مظلوم مسلمانوں پر لاٹھیاں چلا رہے ہیں ان خونخوار بھیڑیوں نے تین سر کاٹ کر مسجد کے دروازہ پر لٹکا دیے ہیں۔ یہ واقعہ دیکھ کر بڑی پھرتی کیا تھا جمیلہ مسجد میں داخل ہوئی۔ اپنی تلوار کو میان سے باہر کر لیتی ہے اور بہت سی لاٹھیوں میں صرف ایک تلوار چمکتی نظر آتی ہے جو ہر ایک لکڑی کے دو ٹکڑے کرتی ہوئی سر کے یا سینے کے پار ہو جاتی ہے۔ یہاں تک خون مسلم اور خون مشرک دونوں برابر بہہ رہے ہیں۔ بہت سے مشرک داخل جہنم ہوئے اور بہت سے بھاگ گئے آخر کار تھوڑی دیر

یہ خوفناک منظر دیکھنے کیلئے رامی خوان پر بیٹھ جاتی ہے اور حسرت کی نگاہوں
سے اُن لاشوں پر نظر ڈالتی ہے جو کچھ تڑپ رہے ہیں اور جو کچھ ٹھنڈے
ہو چکے ہیں۔ آخر کار ایک لاش کو دیکھتی ہے تو آنکھوں میں اندھیرا آجاتا ہے اور سوچتی
ہے کہ اس لاش پر میرے باپ کے سے کپڑے ہیں۔ پاس جاتی ہے لاش کو
بے سر پاتی ہے آبدیدہ ہوتی ہے اور سامنے نظر پڑتی ہے تو دو سروں کو
دیکھتی ہے کہ مسجد کے دروازہ پر آویزاں ہیں اُتارتی ہے۔ ایک سر اپنے باپ کا
پاتی ہے۔ کچھ ملال نہیں کرتی ہے۔ قدرت کو یہی منظور تھا۔ اور اب رات
زیادہ آگئی ہے۔ اپنے باپ کے سر کو لیکر اپنے مکان کیطرف روانہ ہوتی ہے۔ مگر
دور سے دیکھتی ہے کہ آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں ایک مکان کے نزدیک
پہنچتی ہے تو اس کی چار دیواری سے شعلے نکلکر اُسکو گرنے سے منع کرتے ہیں
آخر کار پھر مسجد کو جاتی ہے کہ باپ کی لاش سے کچھ اُن کے ظلم و ستم کی
داستان کہونگی۔ پھر سوچتی ہے پھر دعا کے لئے ہاتھ اُٹھاتی ہے اور کہتی ہے
کہ شکر ہے پروردگار کہ میں اپنی بوڑھی ماں کو اور معصوم بھائی کو کسطرح
کفن دفن کرتی۔ الٰہی میں تیری احسانمند ہوں کہ تو نے اُن کو آگ کے سپرد
کر دیا۔ آخر کار مسجد میں پھر داخل ہوتی ہے لاش ایک بھی نظر نہیں آتی تو اس
خون پر بے ہوش ہو کر گر جاتی ہے۔

حصہ دوم

ہندوستان کا وحشی

اے سیاہ رو وحشی کمینہ بدگمان
تجھ پہ لعنت ہوئے فرنگی کے غلام بے شعور
تجھ کو غوث نے جنا ہے یہ چھوٹے الم میں
تیری جانب اُٹھ رہی ہے دیکھ دوزخ کی نظر
تیغ براں اور عورت کا گلا اے بے صفات
مر رہے ہیں تو اس سے لڑ چلے جا رہے ہو مرے
تو نے او بزدل لگا دی ہے گھر و میں جسکے آگ
دلمیں کھوٹ ہیں اور دلمیں بدی ہیت حرام
سن کہ کمظرفوں کو دیں دے نہیں سکتی خراج
اسطرح انسان اور شہرت کرے انسان پر
رکھنے والا ہے آزادی کی جان پر رو جہاد

ہائے چین کے داغ اے دنی ہندوستان
یہ تقاضا ہوئے صلح پرور یہ فسادئے کا پچور
آدمی کے عقل ہے اور تو ہرگز نہیں
صبح و زنار میں جکڑے ہوئے دیو رو سیاہ
چھوٹ جائیں تیری نبضیں ٹوٹ جائیں ہر رگ
لوٹے تجھ کو حیا و الا خدا فی رت کرے
کیا انہیں ہاتھوں میں لیگا دشمن آزادی کی باگ
او دنیا باطن یہ عالم اور آزادی کے خواب
یہ ترا چھوٹا سا منہ مسلک ہتی اور تاج
لعنت ہے تیرے دل پر لعنت تیرے ایمان پر
بجنے ہی والا ہے ناقوس غلامی زندہ باد

گاندھی کا راج

ہوا معلوم اب سب کو کہ گاندھی جال کرتا تھا
تیری گیارہ قسم اب کون سے دفتر میں ہے گاندھی
نمک کیواسطے جب گھر سے نکلا تھا تو لڑنیکو
اگر سوراج کے پردہ میں ہندو راج کرتا تھا
مسلمان تجھ سے کیوں ملتے تو آخر بھی [illegible] تھا

نمک کے واسطے بس عورتوں کو ڈھال کرتا تھا
تو سب کے واسطے دو سال سے جنجال کرتا تھا
بچا ان عورتوں کو کیسے پامال کرتا تھا
مسلمانوں کو کیوں گمراہ لئے دجال کرتا تھا
تو اُن کے واسطے تیار اپنی جان کرتا تھا

مسلمان تیرے پھندے میں نہیں آئینگے اے ظالم
رہی بھر کام کر گاندھی جو اگلے سال کرنا تھا

ہے جسکا نام آزادی وی وانٹ اٹ سرٹنلی

ہے جسکا نام آزادی وی وانٹ اٹ سرٹنلی
یہی کہتے ہیں شوکت بھی وی وانٹ اٹ سرٹنلی

جو سلطانی اٹھا لینگے جو ہم طاقت دکھائینگے ہم
تو سب کھوٹی ہوگی وی وانٹ اٹ سرٹنلی

ٹھاکر قوم کا جھنڈا اٹھاکر ملک کا ٹونکا
اگر مین سی بہ الیشن آف کنٹری وی وانٹ اٹ سرٹنلی

اگر ہم سے کوئی پوچھے کرو گے کب تیا حق لوگے
ٹل ہم لی آف نیشنل وی وانٹ اٹ سرٹنلی

یہ سٹرو نیپ سے ہندو کو انکو دیکھنا تم سے
ایڈ ورڈس آلاسٹ بہ بیریئرٹی وی وانٹ اٹ سرٹنلی

یہ ہندوستان کی ملکیت ہے ہمیں حقدار ہیں اس کے
نو ود الن [illegible] تم یہی وی وانٹ اٹ سرٹنلی

یہ گاندھی راج والوں کے ستم سے ایک دن چھوٹے
ہم منگ کر ٹو [illegible] وی وانٹ اٹ سرٹنلی

ہمارے حق کو تو منظور کرے ورنہ اے ظالم
جی آئی ایل [illegible] وی وانٹ اٹ سرٹنلی

آثار قیامت

مسلمو قرب قیامت ہے تمہیں سوراج کیا کرنا
بادشاہت خلد میں کرنا ہمیں سوراج کیا کرنا

عزیزو سب اپنی بچاؤ سلامت ایماں کو اور
قیامت کی نشانی ہے ہمیں سوراج کیا کرنا

بسلام پر دشمنی ہے از حسب کے ٹکڑے کرو بیٹے
اگر بازو میں قوت ہے تو پھر سوراج کیا کرنا

ہندو مسلم کو مبارک ہو تمہارا گاندھی
ہند کا راج نہ لائیگا تمہارا گاندھی

ہمکو امید نہیں تم سے صلح کی ہرگز
ہم بھی سمجھے تھے کہ ہے خود غرض تمہارا گاندھی

جنہونے کو اسے تباہ کرکے [illegible]
دیکھ لو تھک گیا آخر کو تمہارا گاندھی

راولپنڈی [illegible] سنبھالے کو وہ جائیگا ضرور
ہم دکھا دینگے جو لیگا تمہارا گاندھی

اخبار کا کہنا بھی سچ ہوا آخر دیکھو
کہ جل جائیگا [illegible] تمہارا گاندھی

کانپور کا خونی منظر

۲۰ مارچ کا جنگی واقعہ

بیقرار لاشوں میں ایک خاک آلود زخمی کی صدا کانپور کا میدان جنگ

پہ توجہ بڑھ کر مسیح کا پرواز کرنا

وہ شہید تیغ جفا ہوں میں جسے آسماں نے مٹا دیا
مرے لب سے نکلی نہ آہ تک مجھے گولیوں سے اڑا دیا

وہ بہائیں خون کی ندیاں کہ پکار اٹھا عرش بھی الاماں
وہ پلٹ پلٹ کے ستم کئے کہ ہلاکو خاں کو بھلا دیا

ہمیں جاں نثار رہیں ہند کے ہمیں دلفگار رہیں ہند کے
ہمیں پاس مہر و وفا کا ہے انہیں جان دیکے دکھا دیا

کوئی بیٹھ کر نہ سنبھل سکا کوئی دوڑ کر نہ اچھل سکا
وہ مسلموں کے خون کے لال تھے خاک جن کو ملا دیا

کوئی کشتہ تھا پڑے کفن کوئی لوٹ پوٹ تھا خستہ تن
جو کسی میں باقی رہی رمق تو پلٹ کے چرکہ لگا دیا

بھلا کون کرتا تھا حق رسی کہ سرہانے دعوی تھی نہ کسی
جسے چاہا جسکو دبا دیا جسے چاہا اس کو بہا دیا

وہ یتیم کرتے ہیں زاریاں ہیں نصیب جن کو یہ خواریاں
وہ گھروں میں روتی ہیں عورتیں جنھیں ہائے بیوہ بنا دیا

جناب امام حسین کی یاد تازہ کرنیکے لئے مکرم محترم الحاج ہمائی ایک بروقت سے

کتاب مظالم یزید شہید کربلا لکھی گئی۔ مصنف ابرار آرٹ